92748 ـ رمضان المبارك آنے کی تیاری کا طریقہ

سوال

ہم رمضان المبارك کے لیے کیا تیاری کریں، اور اس ماہ مبارك میں کونسے اعمال بجا لانا افضل ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہمارے عزیز بھائی آپ نے یہ بہت اچھا سوال کیا ہے، جس میں آپ ماہ رمضان کے لیے تیاری کرنے کی کیفیت دریافت کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ بہت سے افراد اور لوگ تو روزے کی حقیقت میں بہت انحراف کا شکار ہو چکے ہیں، انہوں ماہ رمضان کو کھانے پینے، اور مٹھائیاں و مختلف انواع و اقسام کی ڈش تیار کر کے کھانے کا موسم بنا کر رکھ دیا ہے، اور راتوں کو بیدار ہو کر ڈش اور مختلف فضائی چینل دیکھنے کا سیزن بنا لیا ہے، اور اس کے لیے وہ رمضان المبارك سے بہت عرصہ پہلے ہی تیار کرنے لگ جاتے ہیں، کہ کہیں کچھ کھانے رہ نہ جائیں، یا اس خدشہ سے کہ کہیں ان کا ریٹ ہی نہ بڑھ جائے.

تو یہ لوگ کھانے پینے کی اشیاء اور مختلف قسم کے مشروبات کی تیاری میں لگ جاتے ہیں، اور فضائي چینلوں کی فہرست تلاش کرنے لگتے ہیں تا کہ انہیں علم ہو کہ انہوں نے کونسا چینل دیکھنا ہے، اور کونسا نہیں دیکھنا، تو اس طرح ان لوگوں نے ماہ رمضان کے روزے کی حقیقت ہی مسخ کر رکھ رکھ دی ہے، اور یہ عبادت اور تقوی سے نکل کر اس ماہ مبارك کو اپنے پیٹوں اور اپنی آنکھوں کا موسم بنا لیا ہے.

دوم:

لیکن کچھ دوسرے ایسے بھی ہیں جنہوں نے رمضان البمارك کے روزے کی حقیقت کو جانا اور ادراك کیا اور وہ شعبان میں ہی رمضان کی تیاری کرنے لگے، بلکہ بعض نے تو اس سے قبل ہی تیاری شروع کردی، ماہ رمضان کی تیاری کے لیے قابل ستائش امور اور طریقے درج ذیل ہیں:

1 ـ سچی اور پکی توبہ.

ہر وقت توبہ و استغفار کرنا واجب ہے، لیکن اس لیے کہ یہ ماہ مبارک قریب آ رہا ہے، اور تو مسلمان شخص کے لیے زیادہ لائق ہے کہ وہ اپنے ان گناہوں سے جلد از جلد توبہ کر لے جو صرف ا س اور اس کے رب کے مابین ہیں، اور ان گناہوں سے بھی جن کا تعلق حقوق العباد سے ہے؛ تا کہ جب یہ ماہ مبارک شروع ہو تو وہ صحیح اور شرح صدر کے ساتھ اطاعت و فرمانبرداری کے اعمال میں مشغول ہو جائے، اور ا سکا دل مطمئن ہو.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اے مومنوں تم سب کے سب اللہ تعالی کی طرف توبہ کرو تا کہ کامیابی حاصل کر سکو النور (31).

اغر بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اے لوگو اللہ کی طرف توبہ کرو، میں تو دن سو بار توبہ کرتا ہوں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2702).

2 ـ دعاء کرنا:

بعض سلف کے متعلق آتا ہے کہ وہ چھ ماہ تك یہ دعا کرتے اے اللہ ہمیں رمضان تك پہنچا دے، اور پھر وہ رمضان کے بعد پانچ ماہ تك یہ دعا کرتے رہتے اے اللہ ہمارے رمضان کے روزے قبول و منظور فرما.

چنانچہ مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے پروردگار سے دعا کرتا رہے کہ اللہ تعالی اسے رمضان آنے تك جسمانی اور دینی طور پر صحیح رکھے، اور یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالی اپنی اطاعت کے کاموں میں اس کی معاونت فرمائے، اور اس کے عمل قبول و منظور فرما لے.

3 ـ اس عظیم ماہ مبارك کے قریب آنے کی خوشی و فرحت ہو.

کیونکہ رمضان المبارك کے مہینہ تك صحیح سلامت پہنچ جانا اللہ تعالی کی جانب سے مسلمان بندے پر بہت عظیم نعمت ہے؛ اس لیے کہ رمضان المبارك خیر و برکت کا موسم ہے، جس میں جنتوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، اور یہ قرآن اور غزوات و معرکوں کا مہینہ ہے جس نے ہمارے اور کفر کے درمیان فرق کیا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

کہہ دیجئے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے خوش ہونا چاہیے وہ اس سے بدرجہا بہتر ہے جس کو وہ جمع

كر رہے ہيں يونس (58)

4 ـ فرض كردہ روزوں سے برى الذمہ ہونا:

ابو سلمہ بيان كرتے ہيں كہ ميں نے عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا سے سنا وہ بيان كر رہى تھيں:

" ميرے ذمہ رمضان المبارك كے روزوں كى قضاء ہوتى تھى، اور ميں شعبان كے علاوہ قضاء نہيں كر سكتى تھى "

صحيح بخارى حديث نمبر (1849) صحيح مسلم حديث نمبر (1146).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا كا رمضان ميں روزے ركھنے كى حرص ركھنے سے يہ اخذ ہوتا ہے كہ رمضان كى قضاء كے روزوں ميں دوسرا رمضان شروع ہونے تك تاخير كرنا جائز نہيں "

ديكھيں: فتح البارى (1849).

5 ـ علم حاصل كرنا تا كہ روزوں كے احكام كا علم ہو سكے، اور رمضان المبارك كى فضيلت كا پتہ چل سكے.

6 ـ ايسے اعمال جو رمضان المبارك ميں مسلمان شخص كوعبادت كرنے ميں ركاوٹ يا مشغول نہ ہونے كا باعث بننے والے ہوں انہيں رمضان سے قبل نپٹانے ميں جلدى كرنى چاہيے.

7 ـ گھر ميں اہل و عيال اور بچوں كے ساتھ بيٹھ كر انہيں روزوں كى حكمت اور ا س كے احكام بتائے، اور چھوٹے بچوں كو روزے ركھنے كى ترغيب دلائے.

8 ـ كچھ ايسى كتابيں تيار كى جائيں جو گھر ميں پڑھى جائيں، يا پھر مسجد كے امام كو ہديہ كى جائيں تا كہ وہ رمضان المبارك ميں نماز كے بعد لوگوں كو پڑھ كر سنائے.

9 ـ رمضان المبارك كے روزوں كى تيارى كے ليے ماہ شعبان ميں روزے ركھے جائيں.

عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم روزے ركھنے لگتے حتى كہ ہم كہتے آپ روزے نہيں چھوڑينگے، اور روزے نہ ركھتے حتى كہ ہم كہنے لگتے اب روزے نہيں ركھينگے، ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو ماہ رمضان كے علاوہ كسى اور ماہ كے مكمل روزے ركھتے ہوئے نہيں ديكھا، اور ميں نے انہيں شعبان كے علاوہ كسى اور ماہ ميں

زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1868) صحیح مسلم حدیث نمبر (1156).

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

" اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھتا ہوں کہ آپ جتنے روزے شعبان میں رکھتے اتنے کسی اور ماہ میں نہیں رکھتے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" رجب اور رمضان کے درمیان یہ وہ ماہ ہے جس سے لوگ غافل رہتے ہیں، یہ ماہ وہ ہے جس میں اعمال رب العالمین کے طرف اٹھائے جاتے ہیں، اس لیے میں پسند کرتا ہوں کہ میرے عمل اٹھائیں جائیں تو میں روزہ کی حالت میں ہوں "

سنن نسائی حدیث نمبر (2357) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اس حدیث میں ماہ شعبان میں روزے رکھنے کی حکمت بیان ہوئی ہے کہ: یہ ایسا مہینہ ہے جس میں اعمال اوپر اٹھائے جاتے ہیں.

اور بعض علماء نے ایك دوسری حکمت بھی بیان کیا ہے کہ: ان روزوں کا مقام فرض نماز سے پہلی سنتوں والا ہے، کہ وہ نفس کو فرض کی ادائیگی کے لیے تیار کرتی ہیں، اور اسی طرح رمضان سے قبل شعبان کے روزے بھی.

10 ـ قرآن مجید کی تلاوت کرنا:

سلمہ بن کہیل کہتے ہیں: شعبان کو قرآت کے مہینہ کا نام دیا جاتا تھا.

اور جب شعبان کا مہینہ شروع ہوتا تو عمرو بن قیس اپنی دوکان بند کر دیتے، اور قرآن مجید کی تلاوت کے لیے فارغ ہو جاتے.

اور ابو بکر بلخی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ماہ رجب کھیتی لگانے کا مہینہ ہے، اور ماہ شعبان کھیتی کو پانی لگانے کا، اور ماہ رمضان کھیتی کاٹنے کا مہینہ ہے.

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے:

ماہ رجب کی مثال ہوا،اور ماہ شعبان کی بادلوں، اور ماہ رمضان کی مثال بارش جیسی ہے، اور جس نے ماہ رجب میں نہ تو کھیتی بوئی ہو، اور نہ ہی شعبان میں کھیتی کو پانی لگایا تو وہ رمضان میں کیسے کھیتی کاٹنا چاہتا ہے.

اور یہ دیکھیں ماہ رجب گزر چکا ہے، اگر رمضان چاہتے ہو تو آپ شعبان میں کیا کرتے ہیں، آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کےسلف کا حال تو اس ماہ مبارک میں یہ تھا، اور آپ کا ان اعمال اور درجات میں کیا مقام رکھتے ہیں ؟

سوم:

ماہ رمضان میں مسلمان شخص کو کونسے اعمال کرنے چاہییں، اس کو معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (26869) اور (12468) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم .